بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ حَفِیْظًا (القرآن)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَنِ ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ـــــ ۲۷۵ھ
۸۱۷ء ـــــ ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری ظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

نام کتاب : سننِ ابوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ العزیز

اہتمام وتزیین : سیّد اعجاز احمد (بانیِ ادارہ)

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعتِ دوئم : ذوالقعدۃ ۱۴۲۲ھ/فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

قَالَ لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا اِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ۔

رہیں گے۔ دمشق اور عمان کے سوا کسی شہر سے روکے نہیں جاسکیں گے۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ نَا الْوَلِيْدُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْعَلَاءِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُوْلُ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔

موسیٰ بن عامر المری، ولید، عبد العزیز بن علاء نے ابو الاعیس عبد الرحمٰن بن سلمان کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ اَنَا بُرْدٌ اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمَلَاحِمِ اَرْضٌ يُّقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔

ابو العلاء نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنگوں کے وقت مسلمانوں کا خیمہ اُس جگہ پر ہوگا جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ نَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُشِيْرُ اِلَيْنَا بِيَدِهِ وَاِلٰى اَهْلِ الشَّامِ۔

عوف کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو تقریر کے دوران کہتے ہوئے سنا:۔ بیشک اللہ تعالٰی کے نزدیک حضرت عثمان کی مثال حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور پڑھ کر اُس کی تفسیر کی:۔ "جب اللہ تعالٰی نے فرمایا:۔ اے عیسٰی! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور کافروں سے تجھے پاک کروں گا (۳: ۵۵) اور اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور شام والوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّالِقَانِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ رَسُوْلُ اَحَدِكُمْ فِيْ حَاجَتِهٖ اَكْرَمُ عَلَيْهِ اَمْ خَلِيْفَتُهٗ فِيْ اَهْلِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ خَلْفَكَ صَلٰوةً اَبَدًا وَاِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُّجَاهِدُوْنَكَ لَاُجَاهِدَنَّكَ مَعَهُمْ زَادَ اِسْحٰقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاجِمِ حَتّٰى قُتِلَ۔

ربیع ابن خالد ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اُس نے اپنے خطبے میں کہا:۔ تم میں سے کسی کا قاصد جو اُس کے کام آتا ہو وہ اُس کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے یا وہ جو اُس کے گھر بار میں اُس کا نائب ہو؟ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ پر اللہ تعالٰی کا حق ہے کہ تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں اور اگر مجھے کچھ ایسے لوگ مل جائیں جو تیرے خلاف جہاد کریں تو میں بھی اُن کے ساتھ تیرے خلاف جہاد کروں۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا:۔ پس جماجم میں اُس نے لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے:۔ اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ۔

سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ ابْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ قَالُوا مَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَقَالُوا مَنْ هُوَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ۔

عبدالرحمٰن بن اخنس مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ پس حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے دوں، لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ کون ہے؟ یہ خاموش رہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ سعید بن زید ہے۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ نَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ وَأَقْعَدَهُ عِنْدَ رِجْلِهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ سَعِيدٌ مَنْ يَسُبُّ هٰذَا الرَّجُلُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيًّا قَالَ أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَإِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ غَدًا إِذَا لَقِيتُهُ

رباح بن حارث کا بیان ہے کہ میں فلاں کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کوفہ ان کے پاس تھے تو حضرت سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے تو انہوں نے مرحبا کہا اور خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے پیروں کے پاس تخت پر بٹھا لیا۔ پس اہل کوفہ سے ایک شخص آیا جس کو قیس بن علقمہ کہا جاتا تھا اور اس کا استقبال کیا۔ اس نے سب وشتم کیا۔ حضرت سعید نے فرمایا:۔ یہ کس کو گالیاں دیتا ہے؟ کہا کہ حضرت علی کو برا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کے پاس برا بھلا کہا جاتا ہے۔ پھر آپ نہ اسے منع کریں اور نہ روکیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ ملاقات کے وقت حضور کل مجھ سے پوچھیں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں۔ اور باقی حدیث

أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ

معناً بیان کرتے ہوئے فرمایا ۔ اُن میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی ہمراہی میں چہرہ غبار آلود ہونا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے خواہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

ف :- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰے عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں، اُن کا ارشادِ گرامی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں اگر کسی صحابی کے چہرے پر گرد پڑی تو اس کا انہیں اتنا ثواب ملے گا کہ دوسرے لوگوں کو ساری عمر کی نیکیوں پر بھی نہیں ملتا خواہ اُس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی کیوں نہ ہو۔ جائے غور ہے کہ صحابۂ کرام کو اُن کی نیکیوں اور شمعِ ہدایت پر پروانہ وار نثار ہوتے کا کتنا ثواب ملے گا، اس کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے ۔ دریں حالات اُن بزرگوں کے مقام و منصب کا ادراک ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرات آسمانِ ہدایت کے شمس و قمر بنا دیئے گئے تھے۔ اُن بزرگوں کی شان میں کیا خوب کہا گیا ہے:۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

مسدد، یزید بن زریع ——— مسدد، یحیٰی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا:۔ اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُن میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ ——— احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ موسیٰ رازی نے کہا کہ شاید اسی لیے